افتخار عارف

- پیدائش : مارچ ۱۹۴۴ء لکھنؤ
- شعری مجموعے : بارھواں کھلاڑی، مہرِ دونیم، حرفِ باریاب، جہانِ معلوم، شہرِ علم کے دروازے پر، کتابِ دل و دنیا

اِستغاثہ

حاصلاتِ تعلّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (۱)شعر سُن کر محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن کی تفہیم کرسکیں۔ (۲)کسی منظوم تحریر پر استحسانی گفتگو کرسکیں۔ (۳)کسی شعری فن پارے کی اصطلاحات کی شناخت کرسکیں۔مثلاً: مسدس، مخمس، مرثیہ وغیرہ کی شناخت

تو کیا کوئی معجزہ نہ ہوگا ؟
ہمارے سب خواب وقت کی بے لحاظ آندھی میں جَل بجُھیں گے ؟
وہ نیم دریا و چاہِ تاریک و آتشِ سرد و جاں نوازی کے سلسلے ختم ہوگئے کیا ؟
تو کیا کوئی معجزہ نہ ہوگا؟
خدائے زندہ ! یہ تیری سجدہ گزار بستی کے سب مکینوں کی التجا ہے
کوئی تو ایسی سبیل نکلے کہ تجُھ سے منسوب گُل زمینوں کی عظمتیں پھر سے لَوٹ آئیں
وُہ عفو کی، درگزر کی، مہر و وفا کی بُھولی روایتیں پھر سے لوٹ آئیں
وہ چاہتیں، وہ رَفاقتیں، وہ محبتیں پھر سے لَوٹ آئیں۔

(ماخوذ از "مہرِ دو نیم")

مشق

سوال نمبرا : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(۱) افتخار عارف اپنی آزاد نظم میں خدا سے کیا دعا کررہے ہیں ؟
(۲) اس نظم کی آخری تین مصرعوں میں عارف صاحب کی کیا تمنّا ہے ؟
(۳) یہ نظم کہاں تک آزاد نظم کے معیار پر پوری اترتی ہے ؟
(۴) شاعر کے نزدیک اب حالات ٹھیک ہونے کا کیا امکان ہے ؟

سرگرمیاں

- طلبہ اس نظم کی زبان اور اظہار خیال کے بارے میں جوڑے بنا کر گفتگو کریں گے اور خوبیاں تلاش کریں گے۔
- افتخار عارف کی کوئی اور نظم لائبریری یا دکان سے کتاب لے کر نقل کریں گے اور اپنا تبصرہ لکھیں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو آزاد نظم کے انداز اور خیالات کی جِدّت سے آگاہ کیجیے۔